

## نفاذِ شریعت، حکومت کی نیت

وزیرِ اعظم محمد نواز شریعت نے گزشتہ چار ماہ کے دورانِ نہایت ابھم اقدامات کرنے کے اعلانات کیے ہیں۔ ۱۱ جون کو ایک قومی اینڈپیش کیا گیا جس میں کالا باع ڈیم کی تعمیر، تحریک آزادی میں انگریزوں کی حمایت، مسلمانوں اور وطن سے غداری کے عوض حاصل شدہ جاگیروں کی واپسی اور وزیرِ اعظم باوس چھوڑنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ پھر ۲۸ اگست کو قومی اسلامی میڈی پرندھویں آئینی ترمیم ”نفاذِ شریعت بل“ کے عنوان سے پیش کردی گئی۔ اس بل پر پورے ملک میں بحث و سمجھیں کا ایک الاتجاحی سلسہ شروع ہو گی۔ اس دوران سی ٹی ٹی فی پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کی بحث نے بھی زور پکڑا۔ مسائل کے اس شور و غل میں وزیرِ اعظم امریکہ کے دورے پر روانہ ہو گئے اور مشرک لفڑیوں سے ملاقات میں ہی ٹی ٹی فی پر دستخط کرنے پر آمادگی خاکر کر دی۔ منذ کہ پالا قومی مسائل میں سب سے زیادہ اہمیت ”نفاذِ شریعت بل“ کو حاصل ہوئی۔ صورت حال یہ ہے کہ (۱) کالا باع ڈیم کی تعمیر پر قومی اتفاقِ رائے پیدا نہ ہو سکا۔ سرحد بلوچستان اور سندھ کی سیاسی قیادت نے اس منصوبے کو نہ صرف مسترد کیا بلکہ شدید مخالفت میں مسخ ہو گئے۔ (۲) انگریزوں سے وفاداری اور قوم وطن سے غداری کے عوض حاصل شدہ جاگیروں کی واپسی بھی ناممکن ہو گئی۔ (۳) سی ٹی ٹی فی پر دستخط کرنے کے حوالے سے قومی رائے کا احترام نہیں کیا گیا۔ (۴) نفاذِ شریعت کا مسئلہ تو چیزیں دیا گیا مگر اس کے لئے صحیح معنوں میں کوئی کارکردگی انجیں مکمل نہیں آسکی۔ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وزیرِ اعظم نے تمام فیصلے اور اعلاناتِ عجلت میں کیے ہیں؟ حالات سے خوفزدہ ہو کر اور اپنے اقتدار کو بجا نے کے لئے انہوں نے اتنے ابھم مسائل کو باز پچھے اطفال بنادیا ہے۔ نیتوں کا حال تو اپنی جاننا ہے مگر قرآن و شوابہ بھی اس کا پتہ دیتے ہیں۔ انہی کی بنیاد پر کوئی رائے قائم ہو سکتی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ وزیرِ اعظم بے وقوف ہیں اور ان کے وزراء کم عقل و نادان ہیں، ان کے مشوروں کا ذہنی توازن درست نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ مثالبدات کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مکران جو کچھ کر رہے ہیں پورے شور اور طلے شدہ پروگرام کے تحت کر رہے ہیں۔

کالا باع ڈیم پر اتفاقِ رائے اب بھی ہو سکتا ہے۔ اگر وزیرِ اعظم چھوٹے صوبوں کے مسائل کے حل پر توجہ فرمائیں اور وسیع ترقی میں معاملات کے حل کے لئے اپنے سماں ہیلیفون کے طالبات پر غور کریں۔ جاگیر میں چھیننا ان کے بس میں ہی نہیں یہ انقلابیوں کا کام ہے۔ جسوری سیاست میں تو اسے ظلم اور انسانی حقوق کی یामی کہا جائے گا۔ سی ٹی ٹی فی پر پاکستان کی طرف سے دستخط کرنا بھی آزادی اور دفاعی صلاحیتوں کو مقتدی کرتا ہے۔ اگر یہ جک مارنی تھی تو اسی دھکا کر کیوں کیا؟ کوئی مسلمان از روئے قرآن و ایمان اس معاہدے کے قبول نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم کا ایمان والوں کو حکم ہے کہ اپنی استیاعت کے مطابق دفاعی قوت جمع کرتے رہو۔ یہود و نصاریٰ تمہارے کھلے دشمن ہیں یہ ایمان والوں کے کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔ اگر حکومت نے بستیاروں کی تیاری اور دفاعی صلاحیتوں کے حصول پر پابندی کے اس معاہدے پر دستخط کیے تو یہ ملک و قوم کی تباہی کا آخری فیصلہ ہو گا۔ ”نفاذِ شریعت بل“ ابھی نکل بحث و تلقید کی رہیں ہے۔ اس معاہدے میں ہماری رائے قدرے مختلف ہے۔

بسم دیانت داری سے یہ کہتے ہیں کہ اس مسئلہ کو متعدد نہیں بنانا چاہیے۔ دینی طبقوں اور لادین سیاست دانوں کی بولی ٹھوکی میں ایک واضح فرق بونا چاہیے۔ مجلس احرار اسلام کے امیر حضرت سید عطاء الحسن بخاری نے ۱۱ ستمبر ۱۹۹۸ء کو ایوان صدر اسلام آباد میں صدر مملکت جناب محمد رفیق تبارٹ سے ملاقات کی اور نفاذِ شریعت بل پر اپنا موقعت ان پر واضح کیا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ:

”بسم شریعت کے نفاذ میں حکومت کا بھر پور ساتھ دینے کو تیار ہیں مگر نفاذِ شریعت سے پہلے چند اقدامات انتہائی ضروری ہیں جو شریعت کے نفاذ کے لیے بہترین فضایا کریں گے۔“

(۱) سودی نظام کا خاتمہ (۲) میڈیا سے خامشی و عربیانی کا خاتمہ

صدر مملکت نے یقین دبائی کہ سودی نظام کے حق میں حکومت اپنی اپیل واپس لے لے گی۔ لیکن اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت کرنے کی بجائے حکومتی وزرا نے ”مارک اپ“ (سود) کو حلال قرار دے دیا۔ اور الکٹرائیک میڈیا پر پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ عربیانی، فتحی اور بد معماشی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ کیا حکومت کے پاس بد تحریزی کے اس سیالب کو روکنے کے لئے کوئی قانون و اختیار نہیں ہے؟ ٹی وی اور یہ ٹیوپر چند بے دینوں، مرزا یوں، رافضیوں اور دہبریوں کا قبضہ ہے۔ یہ اقیمتی ٹول پوری قوم کے عقائد، تہذیب اور اقدار کو ملیا میث کر رہا ہے۔ حکومت انہیں کیوں نہیں رو کتی؟ حکمران نفاذِ شریعت کے لئے فضاء کو سارا گورنمنٹ میں اور معاملہ ہوئی اس گندگی کو پہلے صاف کریں جو یقیناً ان گے اختیار میں ہے پھر ”نفاذِ شریعت“ کا راستہ بھی ہجومار ہو جائے گا۔ سہیں ان انسبلیوں کے ذریعے نفاذِ شریعت کی کوئی توقع نہیں۔ البتہ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ”نفاذِ شریعت“ بل پیش ہونے سے ایک فیصلہ توبہ گیا اور بہت سے چھرے بے نقاب ہو گئے۔ کون لوگ شریعتِ اسلامیہ کے مخالف ہیں؟ اب ان لوگوں کے خلاف جدوجہد کرنے میں بھارے لئے بہت آسانی ہے۔

مثلاً بے نظر نے کنٹن کو خط لکھا کہ ”نواز شریعت کو نفاذِ شریعت سے روکیں“

اللہ تعالیٰ مجب الاصباب ہے سماست داں اور حکمران ملکمن رہیں۔ پاکستان میں شریعت کا نفاذ ہو کر رہے گا۔ یہ سعادت کس کے حصے میں آئے گی؟ اس سوال کا جواب بے نظیر اور نواز شریعت دونوں کو معلوم ہے۔ اب جنوبی ایشیاء میں اسلام کی نشانہ تانی ہو گی اور اسلام کا سورج طلوع ہو رہا ہے۔ نواز شریعت مخلص ہیں تو بسم اللہ کریں۔

### علامہ شعیب ندیم اور ان کے ساتھیوں کی شہادت:

۱۱ ستمبر ۱۹۹۸ء کو سپاہ صحابہ کے مرکزی ربمناظر علماء شعیب ندیم، مولانا حبیب الرحمن اور ان کے دیگر

دو ساتھیوں کو راوی پندتی سے مری جائے ہوئے راستے میں شید کر دیا گیا۔ امام اللہ وانا الیہ راجعون علماء کرام خصوصاً سپاہ صحابہ کے ربمناؤں کا قتل تو اب روزمرہ کا معمول ہو گیا ہے گزشتہ چند سالوں میں علماء اتنی زیادہ تعداد میں قتل ہوئے ہیں کہ اب ان زخموں کا شمار ممکن نہیں رہا۔ دہشت گردی کے ان واقعات کی روک تھام کے لئے ماضی میں بے شمار مجاہوڑی حکومت کو کوئی لگتیں۔ انفرادی سلطی پر بھی اس کے لئے کام ہوا۔ مگر حکومت کی نا اہلی اور بعض مواقع پر خالص جانبداری کے روئے نے بہیں یہ دل دکھائے ہیں۔ وزیر اعلیٰ شہزاد شریف آج کل دہشت